معصوم ترانے

امجد حسین حافظ کرناٹکی

Rs. 25/-

فرید بُک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ

FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.

2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-2
Phone : 23289786, 23289159 Fax : 23279998 Res. : 23262486
e_mail : farid@ndf.vsnl.net.in● farid_export@hotmail.com
Website: www.faridexport.com● www.faridbook.com

معصوم ترانے

(بچوں کی نظمیں)

1

حافظ کرناٹکی

© جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ

نام کتاب	:	معصوم ترانے (بچوں کی نظمیں)
مصنف	:	حافظ کرناٹکی
صفحات	:	۹۸

طبعِ اوّل : ۲۰۰۱ء   طبع دوم: ۲۰۰۲ء
طبع سوم: ۲۰۰۳ء   طبع چہارم: ۲۰۰۴ء
طبع پنجم: ۲۰۰۵ء   طبع ششم: ۲۰۰۵ء
طبعِ ہفتم: ۲۰۰۶ء   بہ اہتمام : محمد ناصر خان

ملنے کا پتہ

فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹیڈ

FAREED BOOK DEPOT(PVT)LTD

Corp. Off. 2158 M.P. Street, Pataudi House, Dariya Ganj, New Delhi-2
Phone : 23247075, 23289786, 23289159, Fax : 23279998 Res. : 23262486
e_mail : farid@ndf.vsnl.net.in   farid_export@hotmail.com
Website : www.faridexport.com www.faridbook.com

عرض ناشر

بچوں کی زبان اور تلفظ کی اصلاح میں اُردو کی اصلاحی اور تعمیری نظمیں بڑی معاون ہوتی ہیں۔ بچوں کے اندر یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ اچھی نظموں کو آسانی سے یاد کر لیتے ہیں۔ حافظؔ کرناٹکی کا شمار ان شعراء میں ہوتا ہے، جنھوں نے بچوں کو ادبی اور اخلاقی تعلیم سے آراستہ کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ ''معصوم ترانے'' کے اب تک چھ ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ نظمیں بچوں میں کس قدر مقبول ہیں۔

اگر یہ کتاب ابتدائی درجات کے طلبا کے نصاب میں داخل کردی جائے تو امید ہے کہ ابتدا ہی سے بچوں کے ادبی ذوق کو نشو ونما ملے گا اور ان کی اخلاقی تربیت میں بھی یہ کتاب معاون ہوسکتی ہے۔

محمد ناصر خان

Printed at Farid Enterprises, Delhi-6

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ شاعر

سب سے پہلے میں اللّٰہ کا شکرادا کرتا ہوں کہ جس نے مجھے بچوں کی نظمیں لکھنے کا موقع عنایت فرمایا۔ میرے والد نور اللہ مرقدہٗ جن کے طفیل مجھے اردو ادب سے لگاؤ پیدا ہوا۔ میرے محترم مولانا محمد ایوب صاحب ندوی دامت برکاتہم ،صدر جمعیۃ السنہ الخیریہ الہند کا بارہا تقاضہ رہا کہ بچوں کی نظمیں لکھوں۔ ناچیز نے اس تقاضے پر لبیک کہتے ہوئے اپنا کام تو شروع کیا،لیکن سب سے اہم مسئلہ اصلاح کا تھا۔ مستقل تلاش جاری رہی۔ اللہ کا کرم ہوا تو اس نے حضرت شاد باگل کوٹی صاحب سے ملاقات کا موقع عنایت فرمایا۔ یادرہے کہ حضرت شاد صاحب کرناٹک کی ایک ادبی شخصیت ہیں۔ جنہوں نے دوہوں کے ذریعہ اپنی فنی صلاحیتوں کا بہترین مظاہرہ کیا ہے اور یہ کام ملک گیر شہرت کا حامل ہے۔ میں نے حضرت شاد صاحب سے اصلاح کی درخواست کی تو انہوں نے اپنی ادبی مصروفیات کے باوجود میری گزارش کو شرفِ قبولیت سے نوازا۔ جس کے لیے میں ان کا بے حد ممنون و مشکور ہوں۔ اس کتاب کی تکمیل کا سہرا ان کے سر ہی ہے۔ یہ مجموعہ بنام معصوم ترانے ابتدائی درجات کے بچوں کے ذہن کو مدنظر رکھتے ہوئے قلم بند کیا گیا ہے۔ کوئی بھی کتاب اغلاط سے مکمل پاک ہوا ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا۔ لہٰذا مجھے قارئین اور سخنوروں کی گرانقدر آرا کا انتظار رہے گا۔ تا کہ آئندہ ایڈیشن میں ان خامیوں کو دور کیا جاسکے۔ بندہ، خامیوں سے آگاہ کرنے والے کا شکر گزار ہوگا۔

میں سید شاہ مدار عقیل صاحب اور حضرت ساغر کرناٹکی صاحب کا بھی ممنون و مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنے بیش بہا مشوروں سے نوازا اور اس مجموعے کی اشاعت میں دلچسپی دکھائی۔ ان کے علاوہ جن حضرات نے اس کی ترتیب، طباعت، کتابت و اشاعت میں تعاون فرمایا ہے میں ان کا بھی ممنون ہوں۔ دعا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ اس کتاب کو عام فرمائے اور اردو زبان کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین

حافظؔ کرناٹکی

دارالحافظ ، جے نگر، شکاری پور۔ 577427، شیموگہ، کرناٹک

فہرست

اللّٰہ	۷
حمد	۸
سب کا آقا اللّٰہ ہے	۱۰
اللہ کی تعریف	۱۱
نعت شریف	۱۲
فرائضِ اسلام	۱۳
فرشتے	۱۴
مسلک	۱۵
وضو	۱۶
غسل	۱۷
رمضان شریف	۸۱
روزہ	۱۹
عید منائیں	۲۰
اللّٰہ کا گھر	۲۱
دعا	۲۲
منی کی دعا	۲۳
بچو سلام کرو	۲۴
مسلم بچہ	۲۵
میری کتاب	۲۶
میری اماں	۲۷
میرے ابا	۲۸
میرے ابو آئے ہیں	۲۹
دادی اماں	۳۰
نانی اماں	۳۱
ماں کی خدمت	۳۲
بچے کی تمنا	۳۳
سچی باتیں	۳۴
اچھا بچہ	۳۵

بچوں کی نظم	۳۷
ساون آیا	۳۸
آؤ بچو سیر کریں	۳۹
پکنک	۴۰
آئس کریم	۴۱
جھولا جھولیں	۴۲
جنگل جائیں گے	۴۳
پیڑ لگائیں گے	۴۴
تارے	۴۵
گلاب کا پھول	۴۶
تتلی رانی	۴۷
جگنو	۴۸
گھر	۴۹
مچھر	۵۰
چھپکلی	۵۱
پانی	۵۲
طوطا	۵۳
کوا	۵۴
کبوتر	۵۵
مور	۵۶
کویل	۵۷
چڑیا	۵۸
بندر	۵۹
ہاتھی	۶۰
اونٹ	۶۱
کتا	۶۲
پیاری بلی	۶۳
گھوڑا	۶۴
ہماری بکری	۶۵
بھیا کی مرغی	۶۶
ریل گاڑی	۶۷
سائیکل	۶۸
ٹی وی	۶۹
موٹر	۷۰

راکٹ	۷۱
چندا ماما	۷۲
پتنگ	۷۳
پاپڑ	۷۴
سنترا	۷۵
جوتا	۷۶
آنکھیں	۷۷
بچوں کو نصیحت	۷۸
اکبر اچھا لڑکا	۷۹
ڈاکیہ	۸۰
آیا فون	۸۱
بچوں کے فرمائشی پکوان	۸۲
دسترخوان بچھائیں گے	۸۳
آیا کھیل کھلونے والا	۸۴
پیسے دے دو	۸۵
بیٹی کیوں روتی ہو	۸۶
دیدی کی شادی	۸۷
لوری گڑیا کے لیے	۸۸
گڑیا کی شادی	۸۹
پیاری منی	۹۰
اچھی بیٹی	۹۱
آنکھ مچولی آؤ کھیلیں	۹۲
جاڑا	۹۳
گرمی کی چھٹی	۹۴
سبزی والا	۹۵
پھلوں والا	۹۶
کچھ پاؤ	۹۷
بھارت دیش ہمارا ہے	۹۸

اللّٰہ

اللّٰہ واحد یکتا ہے
ذرہ ذرہ کہتا ہے
وہ کب کھاتا پیتا ہے
لیکن سب کو دیتا ہے
وہ ہے سب کا رکھوالا
سب کی خبریں رکھتا ہے
اس کو نفرت باطل سے
حق سے اس کا رشتہ ہے
حکمت قوت کا مالک
جگ میں سب سے اعلیٰ ہے
اس کی حمد و ثنا اے بچو
سارا عالم کرتا ہے
اس سے مانگتے ہیں ہم سب
دونوں جہاں کا آقا ہے
دینے پر جب آئے وہ
حافظ کو بھی دیتا ہے

حمد

تو ربِ جہاں مالکِ کن فکاں
تری شان عالی، ہو کیوں کر بیاں
پرند و چرند اور جن و بشر
ہیں قبضے میں تیرے زمیں آسماں
مشرق و مغرب ، شمال و جنوب
ترا نور ہر سمت جلوہ فشاں
یہ جنگل بیابان و صحرا پہاڑ
تری قدرتوں کے ہیں ادنیٰ نشاں
تری نعمتوں کا نہیں کچھ شمار
کہاں تیری نعمت کہاں یہ زباں
ہدایت ضلالت ترے ہاتھ ہے
ترے دستِ قدرت میں ہم بے کساں
تو ستار و غفار و رحمٰن ہے
میں عاصی گنہگار تو مہرباں

خدایا تو مالِک سمیع و بصیر
میں عاجز میں قاصر تو ربِ جہاں
کرم کر الٰہی کرم کر کرم
ہر اک گھر بنے علم کا گلستاں
ترے در کا حافظؔ ہے ادنیٰ فقیر
الٰہی عطا اس پہ ہو بیکراں

سب کا آقا اللّٰہ ہے

اللّٰہ سب کا آقا ہے
اللّٰہ سب کا داتا ہے
فرض عبادت ہے اس کی
خالق وہ کہلاتا ہے
رزق عطا کرتا ہے وہ
لیکن کب جتلاتا ہے
انہونی کو ہونی خود
کرکے وہ دکھلاتا ہے
دانا بینا بھی ہے وہ
سب پر اس کی چھایا ہے
حافظؔ اپنے رب کے ہی
فضل و کرم سے پاتا ہے

اللہ کی تعریف

عظمت والا اللہ ہے
حکمت والا اللہ ہے
راحت دینے والا وہ
الفت والا اللہ ہے
عزت ذلت اس کے ہاتھ
شوکت والا اللہ ہے
جانوں کا رکھوالا وہ
طاقت والا اللہ ہے
اس کی ہے ساری دنیا
عظمت والا اللہ ہے
روزی دینے والا وہ
رحمت والا اللہ ہے
حافظؔ اس کا بندہ میں
قدرت والا اللہ ہے

نعت شریف

راج دلارے پیارے نبیؐ
جگ سے نیارے اپنے نبیؐ
کفر و ضلالت تھی ہر سو
رہبر بن کر آئے نبیؐ
کافر خوب ستاتے تھے
پھر بھی دعائیں دیتے نبیؐ
نیک بنایا بندوں کو
دین سکھانے آئے نبیؐ
نام ادب سے لیجیے اب
کالی کملی والے نبیؐ
حافظؔ باطل برہم تھا
لے کر حق جب آئے نبیؐ

ارکانِ اسلام

پانچ ارکان پورے کرنا
اُن پر کامل ایماں رکھنا
ہر اک فرض نبھانا بچو
فرض سے بچ نہیں سکتے دیکھو
سارے فرائض لازم جانو
ان کی قدر و قیمت سمجھو
فرض ادا کرنا ہے ضروری
ساتھ رہے بس فرض کی پونجی
اول فرض ہے کلمہ پڑھنا
دوجا نمازیں قائم کرنا
تیسرا فرض ہے روزے رکھنا
چوتھا زکوٰۃ ہے بچو دینا
حافظؔ اس کے قابل ہو تو
فرضِ پنجم ہے حج کرنا

فرشتے

مان لو میری بات اے بچو
ایماں فرشتوں پر بھی رکھو
پہلے فرشتے ہیں جبریلؑ
قاصد بن کر آتے تھے جو
دوجے فرشتے میکائیلؑ
برساتے ہیں بارش دیکھو
تیسرے اسرافیلؑ فرشتے
صورِ قیامت پھونکیں گے وہ
چوتھے فرشتے عزرائیل
قبض جو کرتے ہیں روحوں کو
حافظؔ ان کے علاوہ بھی
اور فرشتے ہیں تم جانو

مسلک

دین نے یہ سکھلایا ہے
شرع نے بھی بتلایا ہے
چار ائمہ، مسلک چار
سب کا عقیدہ ایک سا ہے
پہلے امام ابوحنیفہؒ[۱]
حنفی مسلک ان کا ہے
حضرت شافعیؒ[۲] ان کے بعد
شافعی مسلک جن کا ہے
بعد میں مالکؒ[۳] اپنے امام
ان کا مقام بھی اونچا ہے
احمدؒ[۴] حنبل چوتھے امام
حنبلی مسلک ان کا ہے
چار ائمہ برحق ہیں
حافظ ان کی سنتا ہے

ائمہ اربعہ کے نام درج ذیل ہیں:
۱۔ نعمان ابن ثابت، ۲۔ محمد ابن ادریس
۳۔ مالک ابن انس، ۴۔ احمد ابن حنبل

وضو

پاکی آدھا ہے ایماں
پیارے نبیؐ کا ہے فرماں
دھونا چہرا ہاتھ اور پیر
تازہ ہوجائے ایماں
مسح کرو چوتھائی سر
یہ بھی ہے شایانِ شاں
پاکی وضو سے ہے قائم
بچو! بڑوں کا ہے فرماں
جائے جان وضو کے ساتھ
اپنا بس یہ ہے ارماں
تھام لو اے بچو ہر دم
پاکی وضو کا ہے داماں
حافظ فرض وضو میں ہیں چار
جن پر اپنا ہے ایماں

غسل

علم کی عظمت سمجھو بچو
مکتب کو تم جاؤ بچو
غسل میں کتنے فرض ہیں سمجھو
چپ کیوں ہوگئے بولو بچو
تین فرائض ہیں جو اس میں
بات ہماری مانو بچو
کُلّی اور غرارہ کرنا
ناک میں پھر پانی لو بچو
یہ بھی ضروری ہے پانی کو
پورے تن پر ڈالو بچو
پوچھ لو اپنے حافظؔ جی سے
فرض ہو تم پر غسل جو بچو

رمضان شریف

دکھائی دیا چاند رمضان کا
مہینہ ہے بچو بڑی شان کا
تراویح سب مل کے آؤ پڑھیں
یہی تو مہینہ ہے قرآن کا
یہ حکمِ خدا ہے کہ روزہ رکھو
مقدس مہینہ ہے رمضان کا
دل و جان سے سب عبادت کرو
دلوں میں بھرو نور ایمان کا
خدا کے بنو تم اطاعت گزار
مہینہ ہے یہ حق کی پہچان کا
یہ برکت اسی ماہ کی جانیے
کہ منہ کالا ہوتا ہے شیطان کا
خدا سے ہے حافظؔ کے دل کی دعا
سبھی پر رہے فضل رحمان کا

روزہ

حامد روتے روتے بولا
آج مرا اک روزہ چھوٹا
ہائے مجھ سے چھوٹا روزہ
رکھ لیتا تو ہوتے سولہ
وقت نہیں تھا سحری کا جو
ایسا سویا دیر سے جاگا
پانی پی کر رکھتا روزہ
جانے کیسے میں یہ بھولا
منّا بھوکا کیسے رہتا
ہمت ٹوٹی روزہ توڑا
حافظؔ خوفِ خدا تھا ایسا
مشکل سے اک روزہ چھوٹا

عید منائیں

آؤ بچو عید منائیں
اچھلیں کودیں نغمے گائیں
اپنے گلے سے سب کو لگائیں
اگلے پچھلے شکوے بھلائیں
دودھ سویاں کھائیں پہلے
پھر دوگانہ پڑھنے جائیں
عید ہے اپنے رب کا تحفہ
آؤ خوشی سے جشن منائیں
ماموں آئے عیدی دینے
بچے بھاگے بھاگے جائیں
حمد خدا کی گائیں مل کر
حافظؔ اس کی رحمت پائیں

اللّٰہ کا گھر

اللّٰہ کا گھر دیکھونا
مسجد اس کو بولونا
رحمت اس کی پاؤ گے
آباد اس کو رکھونا
رکھنا پہلے دایاں پیر
یاد ہمیشہ رکھونا
پڑھ کے دعا سے پہلے درود
یاد اسے تم کرلونا
دنیا کی تم باتیں چھوڑو
مسجد کیا ہے سمجھونا
باہر پیر رکھو بایاں
اس کی دعا بھی پڑھ لونا
حافظؔ جی بچوں کو اب
آداب اس کے بولونا

دعا

آؤ بچو ہاتھ اٹھاؤ
فریاد اپنی رب کو سناؤ
واحد وہ ہے رب جو ہمارا
اس کے آگے سر کو جھکاؤ
ایک رہیں اور نیک بنیں
یا رب سیدھی راہ دِکھاؤ
جن باتوں سے تم ہو خفا
مالک ہم کو ان سے بچاؤ
دور تکبّر سے ہم ہوں
ہم کو عجز پسند بناؤ
سب پر اس کی رحمت ہو
حافظؔ سب کی خیر مناؤ

منی کی دعا

میرا داتا اے خدا
تو ہی سچّا اے خدا
میری گڑیا گڈّا سب
تو نے بخشا اے خدا
امی کو دے ساڑیاں
چاندی سونا اے خدا
کار اچھی چاہیے
بنگلہ اچھا اے خدا
بھیّا کو بیٹ اور بال
تو ہی دینا اے خدا
سارے عالم کا ہے رب
تو ہے یکتا اے خدا
لب پہ حافظؔ کے رہے
تیرا چرچا اے خدا

بچو سلام کرو

ملے جو کوئی سلام کرنا
بصد محبت کلام کرنا
رواج اچھا ہے عام کرنا
سلام کر کے کلام کرنا
بتاؤ باتیں ہمیشہ دیں کی
اسی کا دنیا میں نام کرنا
خدا کے احکام مان لینا
عمل کا بھی اہتمام کرنا
بری بلا ہے چرانا جی کا
پڑھائی کے ساتھ کام کرنا
تم اپنے ماں باپ کی ہمیشہ
دعا تلے ہی قیام کرنا
پیام سن لو نبیؐ کا حافظؔ
محبتوں کو ہے عام کرنا

مسلم بچہ

مسلم بچہ پیارا ہے
دیکھو کتنا اچھا ہے
جھوٹ سے اس کو نفرت ہے
سچی باتیں کرتا ہے
نیکی اس کی فطرت ہے
اپنے رب سے ڈرتا ہے
روز نمازوں میں اس کا
ذکر وہ کرتا رہتا ہے
سب کو پہلے کرکے سلام
پھر وہ ادب سے ملتا ہے
جھوٹ سے کرتا ہے نفرت
دل کا واقعی سچا ہے
حافظؔ ایسا پیارا بچہ
ہم کو اچھا لگتا ہے

میری کتاب

آؤ دیکھو میری کتاب
ہے یہ سب سے پیاری کتاب
اس میں باتیں عمدہ ہیں
باجی کتنی اچھی کتاب
اس میں لطیفے قصے ہیں
جیون ساتھی میری کتاب
نیک اصول سکھائے گی
قرآں جیسی اچھی کتاب
کتنے علم ہیں اس کے اندر
جگ کی سیر کراتی کتاب
حافظؔ رہبر بن کر خود
علم سکھانے آئی کتاب

میری امّاں

میری اماں اچھی اماں
پیاری پیاری نیاری اماں
اس کی ممتا جیون میرا
کتنی اچھی میری اماں
ہنستا ہوں تو ہنستی ہے وہ
روتا ہوں تو روتی اماں
میرے دم سے گھر ہے روشن
مجھ کو دیپک کہتی اماں
مجھ کو مناتی رہتی ہے وہ
مجھ سے کب ہے تھکتی اماں
میٹھی نیند میں سوجاتا ہوں
روز سنائے لوری اماں
حافظؔ جنت جیسی ہے وہ
جنت کی ہے چابی اماں

میرے ابّا

میرے ابا آتے ہیں
ہم سب خوش ہو جاتے ہیں
دفتر سے جب آتے ہیں
اچھی چیزیں لاتے ہیں
ناز اٹھاتے ہیں میرے
مجھ سے محبت کرتے ہیں
لے جاتے ہیں میلے میں
خوب گھما کے لاتے ہیں
کاغذ اور قلم کے ساتھ
ٹافی بسکٹ لاتے ہیں
اپنی کمائی سے اب وہ
گھر کا بوجھ اٹھاتے ہیں
حافظؔ وہ گھر جنت ہے
جس میں ابا رہتے ہیں

میرے ابّو آئے ہیں

میرے ابو آئے ہیں
اور مٹھائی لائے ہیں
حلوہ جامن برفی اور
لڈو پیڑے لائے ہیں
امی دادی آؤ نا
ابو ٹور سے آئے ہیں
گھر میں خوشیاں پھیل گئیں
پیارے ابو آئے ہیں
ابو کپڑے اور دوشالہ
زیور مہندی لائے ہیں
آؤ کھیلیں آنگن میں
ابو کھلونے لائے ہیں
حافظؔ بچپن کی سب یادیں
ساتھ وہ اپنے لائے ہیں

دادی امّاں

پان چباتی دادی اماں
ناس چڑھاتی دادی اماں
سر کو جھکائے ڈنڈا پکڑے
ہر دم چلتی دادی اماں
میرے گھر کی رانی ہے وہ
میری پیاری دادی اماں
پیار لٹاتی رہتی ہے وہ
میری اچھی دادی اماں
روز سویرے اٹھ جاتی ہے
سب کو جگاتی دادی اماں
کتنی اچھی لگتی ہے وہ
قصّے سناتی دادی اماں
حافظؔ پیاری باتیں سب کو
روز سناتی دادی اماں

نانی امّاں

بوڑھی نانی پیاری نانی
میری نانی اچھی نانی
میری امی کی ہے اماں
امی سے بھی نیاری نانی
بندر ہاتھی چوہا بلی
سب کے قصے کہتی نانی
اس کے نسخے پیارے ہیں
ڈاکٹر جیسی لگتی نانی
باتیں نصیحت کی کرتی ہے
من کی سچی میری نانی
حافظؔ جب تم چھوٹے تھے
روز کہانی کہتی نانی

ماں کی خدمت

جاگ رہا تھا گھر میں بیٹا
شب کا تھا گہرا سناٹا
بیماری کی شدت سے خود
امی کا اترا تھا چہرا
امی کو خود رک رک کر وہ
پانی پانی کہتے پایا
امی کی آواز کو سن کر
بیٹے کا بھی ماتھا ٹھنکا
پانی لے کر وہ جب آیا
امی کو پھر سوتے پایا
ماں کو سوتے پاکر بیٹا
کھڑا رہا سرہانے تنہا
امی جب جاگیں تو بولیں
ارے ابھی تک کھڑے ہو بیٹا

بیٹا بولا جاگو گی جب
سوچا خود پانی دے دوں گا
سن کر روتی رہ گئیں امی
بولیں جگ جگ جینا بیٹا
ماں کی دعائیں لے کر ہر دم
حافظؔ ماں کی خدمت کرنا

بچے کی تمنّا

جو دل میں ہے میرے سنایا کروں
تمنا ہے سب کچھ بتایا کروں
پیامِ نبیؐ لب پہ ہر دم رہے
ہر اک کو میں جینا سکھایا کروں
ہمیشہ کروں خدمتِ خلق میں
کہ غمگیں دلوں کو لبھایا کروں
میں اسلام کی راہ پر چل کے خود
صداقت کی باتیں بتایا کروں
فرائض سے جو بھی نہیں آشنا
اسے فرض کیا ہے بتایا کروں
میں سب ساتھیوں کا بنوں غمگسار
جو روٹھے ہیں ان کو منایا کروں
بھٹکتا ملے جو بھی حافظؔ مجھے
اُسے راستہ اب دکھایا کروں

سچّی باتیں

یاد اتنا بس رکھو بچّو
سچی باتیں بولو بچّو
پہلے تولو، بعد میں بولو
سوچ سمجھ کر بولو بچّو
جو سچ بولے عزت پائے
جھوٹ کو دشمن جانو بچّو
نیکی کے ہیں یہ بھی وسیلے
نعتیں حمدیں گاؤ بچّو
نبیوں ولیوں کا ہے وطیرہ
سچ کو تم اپناؤ بچّو
چغلی کرنا اچھا نہیں جی
خود کو بھی سمجھاؤ بچّو
سچی باتیں اچھی باتیں
حافظؔ بولے مانو بچّو

اچھّا بچّہ

سب کہتے ہیں اچھا ہے یہ
گھر میں سب سے چھوٹا ہے یہ
صبح سویرے اٹھتا ہے یہ
گھر سے مکتب جاتا ہے یہ
داخل ہوکر مسجد میں یہ
شکر خدا کا کرتا ہے یہ
دیکھو تلاوت قرآں کی بھی
شام سویرے کرتا ہے یہ
امی ابا کی ہی نہیں اب
خدمت سب کی کرتا ہے یہ
اپنے استادوں کی ہمیشہ
کتنی عزّت کرتا ہے یہ
حافظؔ پیارا بچہ ہے یہ
میری گلی میں رہتا ہے یہ

بچّوں کی نظم

باتیں نیک بتانا بچّو
نیکی کو پھیلانا بچّو
علم کا دیپک روشن کرکے
جگ سے جہل مٹانا بچّو
دیں کی حفاظت لازم جانو
اس پر جان لٹانا بچّو
اشک بہانے سے کیا ہوگا
ہنس کر غم سہہ جانا بچّو
ہمت اپنی ساتھ رہے گی
راہ کٹھن ہے مانا بچّو
علم کو حاصل کرتے رہو پھر
شاہِ زماں کہلانا بچّو
حافظؔ کہتا ہے تم سب سے
سیدھی راہ اپنانا بچّو

ساون آیا

دیکھو ساون آیا ہے
خوشیاں لاکھوں لایا ہے
رم جھم رم جھم بارش میں
ساون کا ہی نغمہ ہے
بچوں کا من بارش میں
سردی سے گھبرایا ہے
رستے نالے ڈوبے ہیں
ساون تیری مایا ہے
نانا کیسے آئیں گے
شب میں اندھیرا چھایا ہے
راشد اشرف گھر آؤ
گھِر کر طوفاں آیا ہے
حافظؔ چھتری رکھو ساتھ
ساون دیکھو آیا ہے

آؤ بچّو سیر کریں

دادی دادا سیر کریں
ماما چاچا سیر کریں
بھوک لگی ہے بچوں کو
کھا کر کھانا سیر کریں
شامو روٹی انڈا لا
رامو آیا سیر کریں
چاروں جانب خوشبو ہے
ہم نے سوچا سیر کریں
آپا شبو مستی میں
جھولیں جھولا سیر کریں
آنکھ مچولی کھیلیں گے
دیکھیں تماشا سیر کریں
حافظؔ جی کا باغ حسیں
من کو بھایا سیر کریں

پکنک

پکنک جائیں مل جل کر
پوں پوں پوں پوں ٹر ٹر ٹر
یاد ہے ٹیچر جی کا کہنا
آئی موٹر بھر بھر بھر
لے لو کھانے کا ڈبہ
باجی آؤ فر فر فر
آؤ بچو پکڑو سیٹ
موٹر نکلی ڈھر ڈھر ڈھر
مستی چھائی ہے ہر سو
چلتی پون ہے سر سر سر
منزل پر پہنچے گا تو
کام ہمیشہ کر کر کر
حافظؔ پکنک پر چلیے
رٹ ہے تمہاری گھر گھر گھر

آئس کریم

آئس والا آیا ہے
برف ملائی لایا ہے
آئس میٹھا مکھن سا
بچو سب کو بھایا ہے
پیسے لے کر جلدی سے
آئے جو وہ باشا ہے
بچوں کے ہونٹوں پر بھی
دھوپ میں اس کا چرچا ہے
نانا کھاکر آئس کو
ہنس کر بولے ٹھنڈا ہے
رنگ برنگی آئس کا
ذائقہ میٹھا میٹھا ہے
حافظؔ پیسے جو مل جائیں
آئس ہر دن کھانا ہے

جھولا جھولیں

جھولا جھولیں آؤ نا
شاہد رسی لاؤ نا
اچھلو پکڑو ڈالی تم
زاہد رسی باندھو نا
دیدی جھولا ڈالو جی
جلدی آؤ جھولو نا
جھٹ پٹ جھولو گھر جاؤ
جاکر پڑھنے بیٹھو نا
جھولتے وقت ہی تم مجھ کو
بڑھ کے کبھی تو چھو لو نا
چاروں سمت میں جھولے اب
باغ میں تم بھی آؤ نا
گر جاؤگے حافظؔ جی
ہشیاری سے جھولو نا

جنگل جائیں گے

ہم سب جنگل جائیں گے
توڑ کے جامن کھائیں گے
کویل کی کو کو کے ساتھ
بچو ہم بھی گائیں گے
مور ہرن سانبھر خرگوش
ساتھ میں ان کے ناچیں گے
بیٹھ کے پیڑوں کے نیچے
دل اپنا بہلائیں گے
چیتا ہاتھی ریچھ اگر
آجائے تو بھاگیں گے
شام ہوئی ڈر لگتا ہے
حافظؔ واپس جائیں گے

پیڑ لگائیں گے

بچو پیڑ لگائیں گے
میٹھے پھلوں کو پائیں گے
مہکے جیون پیڑوں سے
پھل اور پھول اگائیں گے
دیہاتوں میں شہروں میں
اچھے باغ لگائیں گے
پاکر سایہ پیڑوں سے
گرمی میں سکھ پائیں گے
چپے چپے پر ہم بھی
دل کش پیڑ سجائیں گے
آنگن آنگن پیڑوں سے
من اپنا بہلائیں گے
پیڑ لگا کر حافظؔ ہم
اس کا ثمرہ پائیں گے

تارے

جھلمِل جھلمِل کرتے تارے
دھرتی کے ہیں راج دلارے
لگتے ہیں بچو کتنے پیارے
روشنی دیتے ہیں سب تارے
ننھے منے دیپ یہ شب کے
ہیرے موتی لگتے سارے
ذرہ ذرہ کہتا ہے اب
بن جائیں ہم چاند ستارے
ساتھ رہیں بچوں کے ہردم
شب کے یہ رنگین سہارے
آج فلک سے تارے غائب
چاروں طرف چھائے اندھیارے
حافظؔ چمکیں تارے شب میں
قدرت کے ہیں کھیل یہ سارے

گلاب کا پھول

گلشن کا شہزادہ ہوں
پھولوں کا میں راجا ہوں
خوشبو اچھی رنگ بھلا
نظروں میں کھُب جاتا ہوں
جشن کسی بھی گھر میں ہو
خوش ہو کر میں جاتا ہوں
عزت اس کو ملتی ہے
سر جس کے چڑھ جاتا ہوں
بن کر قند[1] دلوں کو میں
طاقت بھی پہنچاتا ہوں
میرا عرق ہے بچّو دوا
خود ہی شفا بن جاتا ہوں
حافظؔ مرجھا کر بھی میں
اوروں کو مہکاتا ہوں

[1] گلقند

تتلی رانی

کتنی پیاری تتلی رانی
ننھی منی تتلی رانی
رنگ برنگی صورت تیری
لال گلابی تتلی رانی
تیرے پنکھ ہیں کتنے پیارے
رنگوں والی تتلی رانی
رغبت تجھ کو پھولوں سے ہے
پھول دیوانی تتلی رانی
گلشن گلشن سیر کرے تو
نیلی دھانی تتلی رانی
کلیوں پھولوں کو یہ چھیڑے
ہے ہرجائی تتلی رانی
حافظؔ پھولوں پر منڈلاتی
اچھی لگتی تتلی رانی

جُگنو

راتوں کو یہ کرتا جگ مگ
نام کا جگنو کام کا جگ مگ
باندھ کے اپنی دم میں تارا
شب بھر کرتا رہتا جگ مگ
بچوں کو یہ ہر پل بھائے
ہر جانب ہے کرتا جگ مگ
دن میں شاید سوجاتا ہے
شب کا سندر کیڑا جگ مگ
اندھیارے کو چمکاتا ہے
ہے جو اس کی کایا جگ مگ
شب کا اس کو تارہ کہیے
بچو اس کا چہرہ جگ مگ
اللہ نے چمکایا اس کو
حافظؔ جگنو چمکا جگ مگ

گھر

سندر لیکن چھوٹا گھر
کتنا اچھا میرا گھر
سب رہتے ہیں مل جل کر
سب کو اچھا لگتا گھر
آنگن میں ہیں پھول بہت
من کو بھائے اپنا گھر
گھر کے پیچھے پائیں باغ
خوشبو سے ہے مہکا گھر
مرغی طوطا بلّی کبوتر
سب کو بھایا میرا گھر
بچہ گھر کی رونق ہے
ورنہ لگے اک ملبہ گھر
حافظؔ میرے گھر جیسا
تم بھی بساؤ اپنا گھر

مچھر

بھن بھن کرتا آیا مچھر
شور پہ شور مچاتا مچھر
راہ ذرا سی پاتے ہی بس
گھر کے اندر آیا مچھر
حملہ کرنے سے پہلے ہی
الٹی میٹم دیتا مچھر
جو مل جائے کاٹے اس کو
بیماری پھیلاتا مچھر
دیکھے جب بھی مچھر دانی
الجھن میں پڑ جاتا مچھر
جہاں بھی دیکھے ٹھہرا پانی
ڈالے اپنا ڈیرا مچھر
مار دیا نمرود کو حافظؔ
اک ننھا سا ادنیٰ مچھر

چھپکلی

چھپ چھپ کرتی رہتی ہے
گھر گھر میں وہ بستی ہے
کیڑے مکوڑے ڈرتے ہیں
جب وہ لپک کر آتی ہے
جھینگر کیڑے پروانے
چن چن کر وہ کھاتی ہے
گھر سے نکالو اس کو اب
کونہ کونہ بستی ہے
دیکھو اس کو دیواروں پر
رینگتی اکثر رہتی ہے
کھانے میں پڑ جائے تو
زہریلی بن جاتی ہے
حافظؔ چپلک بن کر وہ
بچوں کے من میں رہتی ہے

پانی

بچوں سے ہے پانی کہتا
کوئی نہیں اب میری سنتا
مجھ کو پی کر جیتے ہیں سب
میرے بنا مشکل ہے جینا
ندی نالے جھیل سمندر
ہوتے سوکھے ، میں جو نہ ہوتا
گندی بستی کہنا اس کو
کال جہاں ہوگا پانی کا
ہر بستی کی جان ہوں لوگو
کھیتوں کو بھی میں نے سجایا
کل کہتا تھا اک پاگل
خون ہے سستا پانی مہنگا
حافظؔ پانی نعمت رب کی
ہر جانب ہے اس کی مایا

طوطا

ٹیں ٹیں کرتا آیا طوطا
یاروں کو بھی لایا طوطا
مجھ سے باتیں کرتا ہے وہ
میرا طوطا اچھا طوطا
کتنا پیارا لگتا ہے اب
دیکھو ہرا وہ اپنا طوطا
چونچ ہے پکی لال ہمیشہ
دھانی رنگ سنہرا طوطا
سارے دل بہلائیں اس سے
گھر بھر کو جو بھایا طوطا
پنڈت کا ہے چیلا شاید
اس کی اطاعت کرتا طوطا
حافظ جی کے باغ میں دیکھو
رہتا ہے اک پیارا طوطا

کوا

دیکھو باجی کوا آیا
منا منی کوا آیا
نانی دادی کہتی ہیں اب
گھر گھر دیسی کوا آیا
لے جائے نہ روٹی دیکھو
دوڑو بھائی کوا آیا
کھا جائے گا پاپڑ سارے
چھت پر امی کوا آیا
دشمن ہے چوزوں کا یارو
مارو لاٹھی کوا آیا
کائیں کائیں سن کر چھت پر
بولیں امی کوا آیا
مشکل میں قابیل[1] تھا حافظ
بن کر ہادی کوا آیا

[1] آدم کے دوفرزندوں میں سے ایک جس نے ہابیل کوقتل کر دیا تھا اس طرح دنیا کا پہلا قاتل قابیل تھا اور پہلا مقتول ہابیل تھا جس کی لاش دفن کرنے کا طریقہ قابیل کوکوے نے سکھایا تھا

کبوتر

بھورا بھورا اجلا ہے
غوں غوں کرتا رہتا ہے
مسجد گرجا مندر گھر
میناروں پر رہتا ہے
من میں کھب جاتا ہے وہ
پیارا اس کا نغمہ ہے
رنگ بِرنگے پنکھوں میں
کتنا سندر لگتا ہے
دور رہو اُڑ جائے گا
اڑ کر دور سے آیا ہے
پالو کبوتر خوش ہوکر
گھر گھر کی یہ شوبھا ہے
لقوے کی بیماری میں
حافظؔ کام یہ آتا ہے

مور

جھر جھر کرتا آیا مور
پیڑ سے نیچے اترا مور
اودے نیلے سرخ ہرے
پر پھیلائے ناچا مور
رنگ برنگے پر ہیں اس کے
چڑیوں کا ہے راجا مور
سر پر تاج نرالا ہے
لگتا ہے کوئی راجا مور
کس نے دیکھا بچو بتاؤ
جنگل جنگل ناچا مور
بچو چڑیا گھر میں بھی
دکھتا سب سے اچھا مور
حافظؔ بھدے پیروں کو
دیکھ کے اکثر روتا مور

کُوئل

کو کو کو کو گاتی کُوئل
گیت سناتی آئی کُوئل
صبح سویرے آئی دیکھو
سندر نغمے گاتی کُوئل
اس کے سُر میں میٹھا رس ہے
گیت سریلے گاتی کُوئل
ہر بچے کو کہتے سنا ہے
میرے من کی رانی کُوئل
پیڑوں کی رانی ہے گویا
آم رسیلے کھاتی کُوئل
ڈالی ڈالی پر پھولوں کی
اچھی لگتی ننھی کُوئل
حافظؔ آؤ باغ میں جائیں
کوک رہی ہے پیاری کُوئل

چڑیا

دیکھو باجی چڑیا آئی
بھوری بھوری چڑیا آئی
چوں چوں کرکے گیت سناتی
کتنی اچھی چڑیا آئی
چنو منو آکر دیکھو
بھولی بھالی چڑیا آئی
نیلے پیلے رنگوں والی
ننھی منی چڑیا آئی
آنگن آنگن دانے چگنے
میری رانی چڑیا آئی
جم کر برسی جب بھی بارش
بھیگی بھیگی چڑیا آئی
حافظؔ دیکھو ننھی منی
پیاری پیاری چڑیا آئی

بندر

بچو بندر آیا ہے
چہرا دیکھو کالا ہے
غور سے دیکھو بندر کو
انساں جیسا لگتا ہے
پھل نہ ملے تو کھائے پھول
کیلے بھی یہ کھاتا ہے
کھاتے کھاتے جانے کیوں
ہم کو آنکھ دکھاتا ہے
جلتی دھوپ میں آیا ہے
دیکھو بندر پیاسا ہے
چھین لے بچوں سے ٹافی
واقعی بندر چھلیا ہے
گھر کی چھت پر حافظؔ جی
بندر ٹولی لایا ہے

ہاتھی

دیکھو ہاتھی جھومتا آیا
جنگل سے وہ گھومتا آیا
چھوٹی آنکھیں ٹانگیں موٹی
مشکل سے وہ چلتا آیا
لمبی موٹی سونڈ ہے اس کی
بھاری پیڑ اٹھاتا آیا
دانت الگ ہی کھانے کے ہیں
دوجے دانت دکھاتا آیا
سرکس کا یہ موٹا ہاتھی
اپنی سونڈ ہلاتا آیا
حیرت میں بچے ہیں سارے
لے کر موٹی کایا آیا
ہاتھی زندہ ہو کہ مردہ
حافظؔ خدمت کرتا آیا

اونٹ

ریگستاں سے اونٹ ہے آیا
راجستھانی خبریں لایا
صحرا کا گھوڑا ہے بچو
ریت میں تیزی سے ہے چلتا
پیٹھ پہ جو کوبڑ ہے اس کی
ہر کوئی کوہان ہے کہتا
مل جائے جو پانی اس کو
خوب ذخیرہ کرکے پیتا
نمکیں اس کا گوشت ہے بچو
کام آتا ہے دودھ بھی اس کا
ٹانگیں ہوں یا گردن لمبی
کان ہیں چھوٹے قد ہے اونچا
حافظؔ قصویٰ اونٹ جو تھا اک
پیارے نبیؐ کے کام وہ آیا

کتا

بھوں بھوں کرتا آیا کتا
میں نے بھگایا بھاگا کتا
کھیت نہیں ہے گھر ہے بابا
کس نے لاکر چھوڑا کتا
روٹی کا محتاج ہے بچو
در پر بیٹھا بھوکا کتا
چوروں کا دشمن ہے بچو
سب کی حفاظت کرتا کتا
جیبھ نکالے باہر بچو
ہانپ رہا ہے پیاسا کتا
دھوکا مالک کو نہیں دیتا
ہر دم ساتھ نبھاتا کتا
حافظؔ گھر میں مت پالو تم
چھین کے برکت جاتا کتا

پیاری بلّی

میری اچھی بلی دیکھو
اچھی کالی بلی دیکھو
آنکھیں چھوٹی دم ہے لمبی
میری سیانی بلی دیکھو
خود ہی پکڑ کر چوہوں کو اب
شوق سے کھاتی بلی دیکھو
میاؤں میاؤں کرتی کیسی
گھر میں آئی بلی دیکھو
دودھ ہمیشہ اوپر رکھنا
پی جائے گی بلی دیکھو
چوہوں کی ہے تاک میں ہر دم
بچو بھوکی بلی دیکھو
حافظؔ شیر کی خالہ ہے یہ
پھرتی والی بلی دیکھو

گھوڑا

ٹک ٹک کرتا آیا گھوڑا
کتنا سندر لگتا گھوڑا
جیسے موڑو ویسا بھاگے
بات ہوا سے کرتا گھوڑا
ایڑ لگاؤ دوڑے سرپٹ
دیکھ کے چابک ڈرتا گھوڑا
حاکم راجا اس پر بیٹھے
ان کی شان بڑھاتا گھوڑا
یکے والے ساتھی اس کے
دن بھر محنت کرتا گھوڑا
سرپٹ بھاگتا ہے دیکھو تم
باتیں ہوا سے کرتا گھوڑا
حافظؔ اس کا کام وفا ہے
تم بھی لاؤ اچھا گھوڑا

ہماری بکری

آپا نے اک پالی بکری
کتنی سیدھی سادی بکری
سینگوں والی پیاری بکری
آدھی اجلی آدھی کالی
کھا کے چنے پتے اور دانے
دودھ بہت سا دیتی بکری
تنہائی میں، میں میں کر کے
خود سے کچھ کہتی ہے بکری
کتنی سندر ہے دیکھو تم
کھیتوں میں وہ چرتی بکری
چھوٹے چھوٹے قدموں سے وہ
دیکھو دوڑتی آئی بکری
حافظؔ بکری تم بھی پالو
پیارے نبیؐ نے پالی بکری

بھیّا کی مرغی

ہے یہ بھیا جی کی مرغی
کٹ کٹ کرنے والی مرغی
روز سویرے اٹھ کر دیکھو
اجلا انڈا دیتی مرغی
نکلے چوزے اجلے کالے
پیارے بچوں والی مرغی
بھوک سے چوں چوں کرتے چوزے
کُٹ کُٹ کر کے کھلاتی مرغی
اسما، حسنیٰ، لبنیٰ آؤ
دیکھو وہ بھیا کی مرغی
شوق سے دیکھو بچو اس کو
میں نے پالی اُجلی مرغی
حافظؔ مرغی تم بھی پالو
انڈے تم کو دے گی مرغی

ریل گاڑی

وہ دیکھو ریل آئی ہے
انجن ڈبے لائی ہے
سیٹی بجاتی ہے ہر دم
چھک چھک کرکے چلتی ہے
پہلے کوئلہ کھاتی تھی
اب ڈیزل سے چلتی ہے
ریل نے بدلا ہے چولا
یہ بجلی سے چلتی ہے
شیرنی ہے میداں میں بچو
جنگل میں یہ سہمی ہے
ستانے کی خاطر کیا
اسٹیشن میں ٹھہری ہے
ریل میں جاؤ حافظؔ جی
دل کو راحت ملتی ہے

سائیکل

عارف سائیکل لاؤ جی
ہم کو بھی بٹھلاؤ جی
سائیکل سیدھی سادی ہو
سستی سواری لاؤ جی
نیچے ہیں بس دو پیڈل
ہینڈل دھیرے گھماؤ جی
سیٹ کے اوپر بیٹھوں میں
پیچھے تم بھی بیٹھو جی
میری سائیکل کی قیمت
کتنی ہوگی بولو جی
سائیکل اپنی سندر ہے
ساتھ ہمارے ہو لو جی
حافظؔ ورزش کی خاطر
سائیکل کو اپناؤ جی

ٹی وی

میرے گھر میں ٹی وی آیا
ٹی وی ہے یہ رنگ رنگیلا
جادو کا یہ ڈبّہ کیا ہے
جس کو دیکھو دوڑا آیا
پکچر میلے کھیل تماشے
ٹی وی سب کے من کو بھایا
کرکٹ میچ دکھاتا دن بھر
موسم کا بھی حال بتایا
نانی دادی ابا امی
سب کا جی اس نے بہلایا
ٹی وی لے ڈوبے گی سب کو
گھر گھر میں ہے اس کی چھایا
حافظؔ ٹی وی مت دیکھو تم
بھیا نے بھی رعب جمایا

موٹر

شور مچاتی آئی موٹر
سڑکوں کی ہے رانی موٹر
ڈیزل اور پٹرول کو پی کر
فر فر کرتی جاتی موٹر
بچوں کا دل ٹوٹ گیا ہے
چلتے چلتے رُک گئی موٹر
ہوگیا اس کا ٹائر پنچر
ہوگئی اپنی پرانی موٹر
فرّاٹے بھر بھر کر اکثر
شہ راہوں پر دوڑی موٹر
بچے بجاتے ہیں اب تالی
شور مچاتی آئی موٹر
سب کو منزل تک پہنچائے
حافظؔ کو ہے پیاری موٹر

راکٹ

اکرم اختر آؤنا
راکٹ ایک بناؤنا
سیر خلاؤں کی کرنے
اس کو آج اڑاؤنا
چندا ماما سے مل کر
ساتھ میں اس کو لاؤنا
مانگ کے تاروں سے اب تم
چادر اجلی لاؤنا
رنگیں کاغذ تیلی لئے
منے جاکر لاؤنا
راکٹ اسکولی بچوں کو
یارو بنا کے دکھاؤنا
حافظؔ راکٹ چندا کے
قصے آج سناؤنا

چنداماما

تم ہو کتنی دور کے
خاکی ہم تم نور کے
نوری چہرا اور گہن
لمحے کچھ مجبور کے
تاروں کے تم راجا ہو
گہنے ہو تم حور کے
راہ دکھاتے راہی کو
چندا ماما نور کے
تم سے روشن اپنی رات
گو ہیں رشتے دور کے
چندا ماما نوری ہے
دیکھو حافظؔ گھور کے

پتنگ

آج پتنگ اڑائیں گے
چھت کے اوپر جائیں گے
دھوم مچے گی چاروں جانب
ناچیں گھومیں گائیں گے
کاغذ دھاگا گوند ابھی
لاؤ پتنگ بنائیں گے
اس کو اوپر جانے دو
سب کی پتنگیں کاٹیں گے
ہوگی ہوا میں پتنگ مری
بچے دل بہلائیں گے
آج پتنگ کی بازی ہے
میداں میں ہم جائیں گے
حافظؔ آج اڑا کے پتنگ
ہم سب موج منائیں گے

پاپڑ

سب کو اچھے لگتے پاپڑ
بھورے اجلے پیلے پاپڑ
ماش اور مونگ کی لذت اس میں
تیز مسالے والے پاپڑ
بچو ہمیشہ تل کر کھاؤ
مت کھاؤ تم کچے پاپڑ
کتنے کرارے کتنے سوندھے
ہم سب شوق سے کھاتے پاپڑ
یہ عادت تو اچھی نہیں ہے
تم تو کھا گئے سارے پاپڑ
کُرکُر، کرکے کھائیں گے ہم
اچھے لگتے کھارے پاپڑ
پاس ہونے کی خوشی مناؤ
سارے سال تو بیلے پاپڑ

سنترا

بچو یہ سنترا ہے
تازہ ہے رس بھرا ہے
کچھ تو ہے پیلا پیلا
اور کچھ ہرا ہرا ہے
کچھ ترش، کچھ ہے میٹھا
کیا خوب رس بھرا ہے
پیارا ہے دیکھنے میں
کیا خوب ذائقہ ہے
بچے خوشی سے کھائیں
اس کا الگ مزہ ہے
کتنا حسین تحفہ
ربّ نے عطا کیا ہے
حافظ ہے پھل یہ چھوٹا
اوصاف میں بڑا ہے

جوتا

جب بھی گھر سے نکلو تم
بچو جوتا پہنو تم
پیروں کو رکھّو محفوظ
کہنا میرا مانو تم
بچنا گندی چیزوں سے
ہر دم جوتا پہنو تم
جوتے ٹوٹے پھوٹے ہیں
جا کے نئے اب لاؤ تم
گھر کے اندر جب جاؤ
جوتے باہر چھوڑو تم
جب بھی مکتب جاؤ تو
پہلے جوتے، پہنو تم
حافظ پاکی ایماں ہے
اس کو بچائے رکھو تم

آنکھیں

آنکھیں رب کی نعمت ہیں
سب کے حق میں رحمت ہیں
دنیا آنکھوں سے روشن
یہ شہ کارِ قدرت ہیں
ہم کو بچائیں آفت سے
پل پل کی یہ راحت ہیں
بچو ہر انسان کی خاطر
آنکھیں سچ مچ دولت ہیں
آنکھیں سب کچھ دکھلائیں
یہ انساں کی زینت ہیں
آنکھوں سے ہے رنگ و نور
ورنہ ہر سو ظلمت ہیں
حافظؔ نابینا سے پوچھ
آنکھیں کیسی نعمت ہیں

بچوں کو نصیحت

ننھے منے پیارے بچو
گھر والوں کی آنکھ کے تارو
استادوں کا کہنا مانو
اس میں بھلائی اپنی جانو
اپنے بڑوں کی خدمت کرنا
ان کا کہنا پل پل مانو
پابندی سے جاؤ پڑھنے
واپس سیدھے گھر کو آؤ
سوؤ جلدی راتوں کو تم
صبح سویرے جلدی اٹھو
کر کے کام بھلائی کے تم
رب سے نعمت پاؤ بچو
کہنا مانو حافظؔ کا تم
سچ کا نہ دامن چھوٹے پیارو

اکبر اچھّا لڑکا

اکبر اچھا لڑکا ہے
میرے پڑوس میں رہتا ہے
اسکول میں ہے نمبر ون
ہر دم پڑھتا لکھتا ہے
امّی ابّو کی اکثر
خدمت کرتا رہتا ہے
پکچر ریڈیو ٹی وی سے
دل سے نفرت کرتا ہے
کپڑے ناخن دانت بدن
صاف ہمیشہ رکھتا ہے
سب کا ارماں ہے اکبر
سب کو پیارا لگتا ہے
حافظؔ کا ہے پیارا وہ
اس پر جان چھڑکتا ہے

ڈاکیہ

دیکھو ڈاکیہ آیا ہے
کتنے لفافے لایا ہے
گرمی سردی بارش میں
کوچہ کوچہ پھرتا ہے
در پر آیا ہے میرے
خط کیا میرا لایا ہے
نانا حج پر جائیں گے
نیک خبر وہ لایا ہے
یاروں کے خط اور لفافے
سائیکل پر وہ لاتا ہے
ان پڑھ لوگوں کے خط وہ
خود ہی پڑھ کے سناتا ہے
حافظؔ یہ خط پڑھ لو ذرا
دیکھو کس نے لکھا ہے

آیا فون

جلدی اٹھاؤ بانو فون
کس کا آیا دیکھو فون
امی کب تک ہلو ہلو
ڈیڈ ہے شاید رکھ دو فون
بچوں کو جھڑکا نا پھر
نانا پہلے سن لو فون
گھنٹی دیر سے بجتی ہے
چاچا جلدی لاؤ فون
دو دو چھ پھر سات اور سات
اس نمبر پر کر لو فون
ابو فون کا بل بھر دو
کٹ نہ جائے دیکھو فون
حافظؔ جی کے نمبر پر
جب جی چاہے کر لو فون

بچوں کے

فرمائشی پکوان

لاؤ امی کھچڑی اچھی
حلوہ بیسن روٹی اچھی
بیگن بھرتا چٹنی تیز
لاؤ پاؤ بھاجی اچھی
آئے ہیں گھر میں مہماں
آج پکی ہے مرغی اچھی
کوفتے کھائیں ہفتے کو
اور جمعہ کو فرنی اچھی
بدھ کے دن ہو مٹر پلاؤ
پیر کے دن بس بریانی اچھی
شیر برنج ہمیں دے دو تم
ماں نے بنائی کتنی اچھی
حافظؔ خوشی سے کھاؤ سب کچھ
ہر نعمت ہے رب کی اچھی

دستر خوان بچھائیں گے

دستر خوان بچھائیں گے
مل کر کھانا کھائیں گے
ہاتھوں کو دھو لو پہلے
برتن صاف ہی لائیں گے
ہر اک کو بسم اللہ اب
بچو یاد دلائیں گے
کھانا اپنے دانتوں سے
خوب چبا کر کھائیں گے
شکر کریں گے کھانا کھا کر
حمد خدا کی گائیں گے
کھانے کا دستور ہے یہ
بھوکوں کو بھی کھلائیں گے
حافظؔ کھانا کھائیں جب
سنت کو اپنائیں گے

آیا کھیل کھلونے والا

یحییٰ بانو رامو آؤ
رادھا آؤ شامو آؤ
کھیل کھلونے والا آیا
لے کر پیسے رامو آؤ
لے لو یہ چابی کا بندر
دیکھو ناچے بھالو آؤ
گڑیا زیور کنگن مالا
تم بھی لے لو بابو آؤ
چڑیا بلی مرغی کتا
آؤ خریدو راجو آؤ
سارے کھلونے رنگ برنگے
ناچو جھومو کھیلو آؤ
حافظؔ بک جائیں گے کھلونے
بیٹھے کیوں ہو لے لو آؤ

پیسے دے دو

کچھ تو لاؤں پیسے دے دو
امی دو چار آنے دے دو
لالا بولا لو رس گلّہ
تبو بولی رہنے دو
بھاگی تبو پیسے لے کر
بولی بسکٹ کھارے دو
دیکھ مٹھائی بول اٹھی
لالا مجھ کو پیڑے دے دو
ٹھہرو یہ کیا دیتے ہو
ابو کو تو آنے دو
تنہا تنہا کیوں کھاتے ہو
ساتھی کو بھی کھانے دو
بچے بولے حافظؔ جی
مونگ پھلی ہی لاکے دو

بیٹی کیوں روتی ہو

بیٹی تم کیوں روتی ہو
اشکوں سے منہ دھوتی ہو
گھر میں بہار آئی ہے آج
اپنی خوشی کیوں کھوتی ہو
پیاری پیاری آنکھوں میں
آنسو جیسے موتی ہو
ابو نکلے جب بازار
پوچھا بیٹی چلتی ہو
گھر میں ہر سو خوشیاں ہیں
دکھ کیوں دل میں بوتی ہو
بیٹی جگ مگ گھر تم سے
تم ہی میری جیوتی ہو
حافظؔ کو ابو کہہ کر
دل میں پیار سموتی ہے

دیدی کی شادی

خوش ہو جاؤ شادی آئی
دلہن بن کر دیدی آئی
کپڑے اچھے اچھے لے کر
پہنانے کو امی آئی
کتنی دلکش ہے وہ سنور کر
دولہے راجا رانی آئی
دولہا اور باراتی آئے
پلٹن بھی بچوں کی آئی
امی ابو سے ملنے اب
جانے والی بیٹی آئی
دف بجتے ہیں اس گھر میں
رتؔ دیکھو خوشیوں کی آئی
حافظؔ سادی شادی اچھی
ہم کو بتانے نانی آئی

لوری گڑیا کے لیے

گھر بھر کی تجلی ہے
تو سب کی دلاری ہے
سوجا میری رانی تو
تو ہی میری جانی ہے
ننھی سی تری صورت
آنکھوں میں سمائی ہے
گھر بھر میں ترے چرچے
پریوں کی تو رانی ہے
شام اس کی بڑی رنگیں
اور رات سہانی ہے
نیند آتی ہے سوجا اب
تو سب سے انوکھی ہے
بچوں کا سکوں حافظؔ
گڑیا ہی سے باقی ہے

گڑیا کی شادی

چھم چھم کرتی گڑیا دیکھو
زیور کنگن گجرا دیکھو
چیزیں لاؤ شادی کی اب
دلہن بنتی گڑیا دیکھو
دلہن کے یہ زیور پیارے
دولہے کا یہ سہرا دیکھو
چولی لہنگا مہندی چوڑی
رنگ برنگا جوڑا دیکھو
مانگ میں افشاں چمک رہی ہے
آنکھوں میں ہے سرما دیکھو
ہیں گڑیا دلہن کے پل پل
بچے سارے شیدا دیکھو
چھم چھم کرتی گڑیا خوش ہے
حافظؔ اس کی دنیا دیکھو

پیاری منّی

گھر میں جو پیاری منی ہے
ہم سب سے وہ چھوٹی ہے
امی ابا ہم سب کی
راج دلاری منی ہے
جب بھی بلاؤ منی کو
خوش ہوکر وہ آتی ہے
پیار کرو تو ہنستی ہے
کھینچو تو وہ روتی ہے
کھیلے مچلے گودی میں
بیٹھے بیٹھے سوتی ہے
چلنے کی کوشش میں وہ
اٹھ اٹھ کر خود گرتی ہے
حافظؔ چاہت بچوں کی
ہم کو نعمت لگتی ہے

اچھّی بیٹی

گولی کھاؤ اچھّی بیٹی
راحت پاؤ اچھّی بیٹی
کھانسی سردی اور بخار
دور یہ سب کو کرتی بیٹی
پانی میں جو کھیلی ہو
ہوگئی تم کو سردی بیٹی
سیرپ گولی ٹافی سیب
ماما لائے دوڑی بیٹی
کڑوی دوا پر منہ ہے بناتی
مشکل سے ہے پیتی بیٹی
صحت سے بڑھ کر ہے کیا
میری رانی اچھی بیٹی
ماں کو حافظؔ دل کی بات
سچے دل سے کہتی بیٹی

آنکھ مچولی آؤ کھیلیں

اسما بیٹی آؤ کھیلیں
آنکھ مچولی آؤ کھیلیں
شانو سلمیٰ دوڑ کے آؤ
باندھو پٹی آؤ کھیلیں
جلدی بھاگو بانو آئی
بھاگ کے جانی آؤ کھیلیں
پھوپھی ہے اب کھیل میں شامل
خالہ تم بھی آؤ کھیلیں
بوندا بوندی سے پہلے ہم
آؤ جلدی آؤ کھیلیں
ٹھنڈے ٹھنڈے سائے پھیلے
شام ہے اچھی آؤ کھیلیں
دیکھو کھیل تماشا حافظؔ
بہلانے جی آؤ کھیلیں

جاڑا

موسم جو سردی کا ہے
سوئٹر سب نے پہنا ہے
سردی سے ٹھٹھرے ہو تم
پہنو سوئٹر جاڑا ہے
آگ جلاؤ گرمی لو
ابو نے بتلایا ہے
منہ سے بھاپ نکلتی ہے
موسم کتنا ٹھنڈا ہے
اوڑھے رضائی ہر کوئی
بستر میں اب دُبکا ہے
پھول کھلے ہیں جاڑے میں
گلشن گلشن مہکا ہے
سوئٹر مفلر ڈھونڈو تم
حافظؔ جاڑا آیا ہے

گرمی کی چھٹّی

چھٹی آگئی گرمی کی
چھٹی ہوگئی سردی کی
موسم گرمی لایا ہے
دھیمی ہلچل بستی کی
سوئٹر مفلر چھوڑو اب
اوڑھو چادر نانی کی
ندی نالے سوکھ گئے
قلت ہے اب پانی کی
سورج آتش برسائے
صورت بگڑی بستی کی
گرمی سے بیتاب ہیں سب
حاجت ہے بس بجلی کی
حافظؔ پنکھا چلتا ہے
گر ہو قوت بجلی کی

سبزی والا

آیا سبزی والا آیا
سبزی لے لو کہتا آیا
میٹھی گاجر لال ٹماٹر
پیلے کدو لیتا آیا
بینگن مولی آلو گوبھی
لے لو سبزی والا آیا
سبزی سے ہو صحت اچھی
سبزی والا کہتا آیا
سبزی والا اپنی گلی میں
سبزی لو چلاتا آیا
سستے دام ہیں ترکاری کے
سبزی کے گن گاتا آیا
حافظؔ چل کر سبزی لائیں
موسم اب سبزی کا آیا

پھلوں والا

پھل والا پھر آیا ہے
میٹھے پھل وہ لایا ہے
کتنا اچھا ہے تربوز
سب کی پیاس بجھاتا ہے
لے لو شریفے سستے ہیں
روپے میں دو دیتا ہے
آم رسیلے ہیں دیکھو
کیلا میٹھا پکا ہے
دوڑ کے کوثر آجانا
پھل والا اب جاتا ہے
چنٹو نے امرود لیا
جو ادھ کچا پکا ہے
حافظؔ پھل کی صورت میں
رب نے تحفہ بخشا ہے

کچھ پاؤ

سحری کھاؤ برکت پاؤ
رمضاں آیا رحمت پاؤ
فرض ہر اک تم پورا کر کے
اس کے بدلے جنت پاؤ
حکمِ الٰہی پورا کر کے
عقبیٰ میں تم راحت پاؤ
علم کی دولت حاصل کر کے
عالم میں تم عزت پاؤ
علم سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہے
علم سے تم بھی طاقت پاؤ
سہتے رہو دکھ اوروں کا تم
روحانی اک لذّت پاؤ
حافظؔ پیار محبت سے بس
ہر اک موڑ پہ شہرت پاؤ

بھارت دیس ہمارا ہے

بھارت دیس ہمارا ہے
سارے جگ سے اچھا ہے
بلبل اس گلشن کے ہم
پربت اس کا اونچا ہے
ندیاں اس کی گودی میں
بہتی گنگا جمنا ہے
ہندو ہو یا مسلم ہو
بھائی بھائی لگتا ہے
بھارت کے ہم واسی ہیں
ہندی نام ہمارا ہے
خاکِ وطن کی عظمت جانو
ذرہ ذرہ پیارا ہے
حافظؔ دیس کی خاطر ہی
ہم نے خون بہایا ہے